مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کی اہم تحریر

ایک طویل عرصہ سے ماہنامہ ''الشریعۃ'' گوجرانوالہ میں ایسے مضامین شائع ہو رہے ہیں جن سے غامدی افکار کی تائید ہوتی ہے، جو کہ جمہور امت کے مسلمات کے خلاف ہیں۔ مذکورہ مجلہ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب زید مجدھم کے صاحبزادے حافظ عمار خان ناصر کی نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔ اس پر اکابرین نے حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب سے یہ مطالبہ کیا تھا آپ ان افکار سے واضح براءت کا اظہار فرمائیں۔ چنانچہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر وفاق کے حکم پر حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مدظلہم نے اس بارے میں کوششیں کیں جو کہ بار آور ثابت ہوئیں (ادارہ ان کا شکر گزار ہے)۔ الحمدللہ! حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہم نے ایک متفقہ تحریر پر دستخط فرما کر مذکورہ بالا عقائد و نظریات سے اپنی واضح براءت کا اعلان فرمایا ہے۔ تحریر حسب ذیل ہے۔

ا

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے اپنے والدِ ماجد امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر قدس سرہ کی ہدایت کے مطابق تعلیم و تربیت پائی ہے، اور تقلیداً بھی تحقیقاً بھی انہی کے مسلک و مشرب کے مطابق اس بات کا قائل ہوں اور رہا ہوں کہ ہدایت و سلامتی جمہور امت کے ساتھ منسلک رہنے میں ہے اور کوئی بھی ایسا نظریہ جمہور امت کے مسلّمات کے خلاف ہو، درست نہیں ہیں، اور جمہور امت کے مسلمات کے خلاف کوئی انفرادی رائے ہرگز قابل اتباع نہیں ہے۔ میں نے اپنی متعدد تحریروں اور تقریروں میں یہ بات پوری طرح واضح کی ہے، اور جن لوگوں نے جمہور امت کے مسلمات کے خلاف کوئی راستہ اختیار کیا ہے، میں نے اس کی تردید میں اَلحمدللہ اپنی دانست کی حد تک کسی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ البتہ میں مخالف نظریات پر تنقید میں سنجیدگی، متانت اور علمی اسلوب کا قائل ہوں، اور اسی کو اپنے اکابر کا طریقہ سمجھتا ہوں۔

چنانچہ اسی اسلوب کے ساتھ میں نے جناب جاوید غامدی صاحب کے متعدد افکار پر بھرپور تنقید کی ہے، جو شائع ہو چکی ہے۔ البتہ ماہنامہ ''الشریعۃ'' میں نے ایک ایسا فورم مہیا کرنے کی کوشش کی تھی جس میں ایسے مخالف اَفکار کے لوگ بھی اپنا مدعا اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں، تا کہ جب ان پر کوئی تنقید ہو تو یہ نہ کہا جا سکے کہ ان کی بات پوری طرح نہیں سنی گئی یا اِسے سیاق و سباق سے کاٹ کر بیان کیا گیا ہے۔

اسی تناظر میں ''الشریعۃ'' کے رئیس التحریر اور میرے بیٹے حافظ عمار ناصر سلمہ کے متعدد مضامین بھی ایسے شائع ہوئے ہیں جن میں انہوں نے بعض مسائل میں جناب غامدی صاحب کی تائید کی ہے، یا انہی کا نقطۂ نظر اپنایا ہے۔ اس بنا پر بعض حضرات کو یہ شبہہ پیدا ہو گیا کہ ان افکار میں مَیں ان کا ہم نوا ہوں، حالانکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر وضاحت کرتا ہوں کہ میرا مسلک و مشرب جمہور امت کے مسلمات کی اتباع ہے، اور اس کے خلاف میرے بیٹے سمیت

جس کسی نے کچھ کہایا لکھا ہے، مجھے اس سے شدید اختلاف ہے اور میں اس سے اپنی مکمل برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

اگر چہ ''الشریعہ'' میں نے مذکورہ بالا مقصد کے تحت خود جاری کیا تھا لیکن اس کا مقصد جدید لکھنے والوں کا یہ شکوہ دور کرنا تھا کہ ان کی بات سنجیدگی سے نہیں سُنی جاتی، لیکن چونکہ میرے مسلک و مشرب کے بارے میں مغالطے اسی رسالے کے مضامین کی وجہ سے پیدا ہوئے یا کیے گئے اس لیے بزرگوں نے جن کی رائے میری نظر میں قابل صد احترام ہے مجھے یہ مشورہ دیا ہے کہ میں یہ بیان جاری کرنے کے ساتھ ''الشریعہ'' سے علیحدگی اختیار کرلوں، تا کہ اس میں شائع ہونے والے مضامین کی کسی بھی طرح میری طرف نسبت نہ کی جاسکے۔ میں ان بزرگوں کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے ''الشریعہ'' سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں۔ اور اپنے بیٹے حافظ عمار خان ناصر سلمہ کو بھی جو آیندہ ''الشریعہ'' کے ذمہ دار ہوں گے، یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ جمہور امت کے مسلمات سے کسی بھی مسئلے میں علیحدہ روش اختیار نہ کریں، لیکن چونکہ وہ خود صاحب قلم ہیں، اس لیے اگر وہ ایسا کوئی رویہ اختیار کریں گے تو یہ ان کا اپنا فیصلہ ہوگا، میری طرف اس کی نسبت کسی طرح درست نہیں ہوگی۔

دستخط

ابوعمار زاہد الراشدی

نزیل مرکز حافظ الحدیث درخواستی، حسن ابدال

۱۴/۱۱/۱۵ء

۲

ابوعمار زاہد الراشدی

''الشریعہ'' کی پالیسی کے بارے میں بزرگوں نے جن تحفظات کا اظہار کیا ہے میں ان کا احترام کرتا ہوں اور اطمینان دلاتا ہوں کہ آیندہ ان تحفظات کا لحاظ رکھا جائے گا۔ جہاں تک عزیزم عمار خان ناصر کی بعض تحریرات کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی ان سے اختلاف کیا ہے، آیندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا، البتہ ان میں سے جن باتوں کو جمہور اہل سنت کے موقف کے خلاف سمجھا جا رہا ہے ان کا جائزہ لینے کے بعد میں ان کے بارے میں عمار خان کو رجوع کا مشورہ دوں گا اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں اس کی تحریروں سے لاتعلقی کا واضح اعلان کردوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳

مکتوبِ گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مکرم و محترم جناب مولانا ابوعمار زاہد الراشدی حفظہ اللہ و رعاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عرصے سے ''ماہنامہ الشریعہ'' کا قضیہ تشویش و اضطراب کا سبب بنا ہوا تھا آپ نے ہمت و حوصلے اور وسعتِ

قلب سے کام لے کر اس کو حل فرما دیا، احقر جناب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے، جناب کے اِس فیصلے سے بے حد خوشی ہوئی اور بے اختیار دل سے آپ کے لیے مع جملہ متعلقین حسنات وخیرات کی دعا نکلی، اللہ تعالیٰ آپ کو والد ماجد ابوالزاہد سرفراز خان صفدر کا سچا اور حقیقی جانشین بننے کی توفیق سے نوازے، آمین یارب العالمین۔

احقر ہمیشہ آپ کی اعلیٰ وعمدہ صلاحیتوں کا قائل ومعترف رہا ہے، میرے دل میں کبھی بھی اس میں تردد پیش نہیں آیا۔ مجھ جیسے محروم کو حق نہیں کہ نصیحت کرے۔ بزرگوں کا ارشاد نقل کررہا ہے......''عافیت اور فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ بزرگوں (جن کا برحق ہونا مسلمات میں شمار ہوتا ہے) کی اتباع وپیروی میں منحصر ہے اور سکون وطمانیت کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔''

سلیم اللہ خان

خادم جامعہ فاروقیہ، کراچی

۴صفر ۱۴۳۷ھ......۱۷نومبر ۲۰۱۵ء

عکس متفقہ تحریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے اپنے والدِ ماجد امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر قدس سرہ کی ہدایت کے مطابق تعلیم وتربیت پائی ہے' اور تقلیداً بھی اور تحقیقاً بھی انہی کے مسلک ومشرب کے مطابق اس بات کا قائل ہوں اور رہا ہوں کہ ہدایت وسلامتی جمہور امت کے ساتھ منسلک رہنے میں ہے' اور کوئی بھی ایسا نظریہ جمہور امت کے مسلمات کے خلاف ہو' درست نہیں ہیں اور جمہور امت کے مسلمات کے خلاف کوئی انفرادی رائے ہرگز قابل اتباع نہیں ہے۔ میں نے اپنی متعدد تحریروں اور تقریروں میں یہ بات پوری طرح واضح کی ہے' اور جن لوگوں نے جمہور امت کے مسلمات کے خلاف کوئی راستہ اختیار کیا ہے' میں نے اسکی تردید میں الحمدللہ اپنی دانست کی حد تک کسی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ البتہ میں مخالف نظریات پر تنقید میں سنجیدگی' متانت اور علمی اسلوب کا قائل ہوں' اور اسی کو اپنے اکابر کا طریقہ سمجھتا ہوں۔

چنانچہ اسی اسلوب کے ساتھ میں نے جناب جاوید غامدی صاحب کے متعدد افکار پر بھرپور تنقید کی ہے جو شائع ہو چکی ہے۔